مجھے عیسائیوں کی طرح مت حد سے بڑھانا میں تو خدا کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔

معجزات ۔ حضرت عیسیٰ کو جو معجزہ دیا گیا اس میں سے احیاء موتی بھی ہے اور بہت سی بڑی بڑی چیزیں ہیں جس کے باعث عیسائیوں نے ان کو خدا کا درجہ دیا اور اللہ کا بیٹا کہا یہی حال یہودیوں کا بھی ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ۔ یہودیوں نے حضرت عزیر کو عیسائیوں نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا اور یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ معجزات خود انکی طرف سے ہو رہے ہیں اور خود ہی ایسا کرتے ہیں۔ کسی نے ان کو یہ دیا نہیں ہے یہ تھا ان کا اعتقاد راسخ جس کی سبب سے وہ مشرک اور کافر ہوئے۔ لیکن قرآن نے بتلایا۔ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۔ کفار کا یہ قول ہے کہ محمدؐ پر معجزات کیوں نہیں نازل ہوتے آپ کہدیجئے کہ آیات اور نشانیاں تو اللہ کی طرف سے ہیں۔ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معجزات اور آیات میں خدا کا ہاتھ ہے۔ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۔ اللہ وہی ذات ہے جو تمہیں نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارتا ہے اور بار بار رجوع ہونیوالا ہی نصیحت پکڑتا ہے۔ جب یہ بات ہے تو خدا کا کسی کو بیٹا نہ ٹھہرانا چاہئے اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا چاہئے بلکہ خالص اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۔ پس اللہ ہی کو پکارو دین کو خالص کر کے اس سلسلہ میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ تعدد خدا کا تصور جو مشرکین کے ذہن میں ہے وہ باطل ہے اور ان کی یہ دلیل کہ عالم میں خیر و شر دونوں پائے جاتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں کا خالق ایک ہو اسلئے دو خدا ایک خالق شر دوسرا خالق خیر ماننا لازمی ہے۔ یہ بھی باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو پیدا کیا۔ اللہ خالق کل شی ۔ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے لیکن اس سے اس معبودیت میں کوئی فتور پیدا نہیں ہوتا اسلئے کہ اشیا غیر محل میں مستعمل ہونے کی وجہ سے بری ہو جاتی ہیں۔ قرآن مجید نے اسی بنا پر برائی کرنیوالے کی برائی اس کی طرف سے ٹھیرایا ہے مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۔ جو تجھ کو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تجھکو برائی پہنچے وہ تیری طرف سے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خدا کا شر و خیر پیدا کرنا اس کی ذات کے منافی نہیں اور وہ ایک ہی ہے اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کی کوئی نظیر۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۔ کہدو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ اس کا کوئی نظیر ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو سچی توحید پر عمل کرائے۔ آمین۔

پتے نہیں بدلے جائینگے ۔ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ محدث کوئی تجارتی رسالہ نہیں ہے محض آپ لوگوں سے محصولڈاک کا خرچ لیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات بار بار اپنے پتے بدلوا کر چھپی ہوئی چٹوں کو بیکار کر دیتے ہیں اور پھر نئی چٹیں چھپوا کر ہمکو خواہ مخواہ زیر بار کرتے ہیں اسلئے اطلاعًا اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آئندہ سے ہم کوئی پتہ تبدیل نہیں کرینگے بلکہ جس صاحب کو اپنا پتہ بدلوانا ہو وہ بجائے دفتر محدث میں اطلاع دینے کے براہ راست اپنے یہاں کے ڈاکخانے میں لکھکر بھیجدیں کہ اب میری ڈاک اس پتہ پر بھیجی جائے اور نیچے اپنا وہ پتہ لکھدیں جس پتہ پر منگوانا چاہتے ہوں ہمارے دفتر میں اب تبدیل پتہ کی اطلاعات پر ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی خریداران محدث مطلع رہیں۔

منیجر

شانِ حدیث

(۳)

(از مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

مختصر حالات بعض صحابہ و محدثین۔ اس بحث سے قطع نظر کرتے ہوئے اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث کی روایت کرنیوالے اور کتابوں میں جمع کرنیوالے یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جن کے واسطے سے ہم تک حدیثیں پہنچی ہیں یہ لوگ کس صفت اور کس شان کے تھے اور کیا ان بزرگوں کی ذات کے ساتھ یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا گوارا کر سکتے تھے؟ پس میں علی وجہ الیقین بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ یہ تمام بزرگ شریعت کے نہایت متبع کذب و افترا سے بہت دور و نفور اخلاق حمیدہ اور صفات فاضلہ کے ساتھ بکمال و تمام متصف تھے چنانچہ حضرت ابو الدرداء (صحابی) رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھا ہے۔

عن عمرو بن مرة قال قال ابو الدرداء بعث النبي صلى الله عليه وسلم وانا تاجر فاردت ان تجتمع لي العبادة والتجارة فلم يجتمعا فرفضت التجارة واقبلت على العبادة و الذي نفسي بيده ما احب ان لي حانوتا على باب . . . . لا تخطئني فيه صلاة اربح فيه كل يوم اربعين دينارا واتصدق بها كلها قيل وما تكره من ذلك قال شدة الحساب (تذكرة الحفاظ)	یعنی عمرو بن مرہ حضرت ابو درداءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ جبوقت نبی صلعم مبعوث ہوئے اسوقت میں تجارت کرتا تھا پس میں نے چاہا کہ عبادت بھی کروں اور تجارت بھی لیکن دونوں اکٹھا نہ ہو سکیں تو میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں (ہمہ تن) لگ گیا۔ اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے دروازہ پر (یعنی مسجد کے) دکان ہو اور کوئی نماز (باجماعت) مجھ سے فوت نہ ہو اور مجھے اس میں چالیس اشرفیاں روزانہ نفع ملیں اور ان سب کو صدقہ کردوں (ایک پیسہ اسمیں سے اپنے مصرف میں نہ خرچ کروں) پوچھا گیا کہ آپ کو کونسی بات اس میں کی ناپسند ہے بولے حساب کی سختی۔"

اللہ اکبر! جس صحابی کے ورع اور تقوی کا یہ حال ہو کہ ایسی پاک اور بے آلائش تجارت کو محض شدت حساب کے خوف سے ترک کر کے عبادت خداوندی میں لگا رہے اسکی ذات سے کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ برگزیدہ و برحق رسول پر جھوٹ باندھے یا اس کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرے۔ حاشا و کلا

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ۔ ان کی شان میں علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں "وکان یوازی ابن مسعود فی العلم" یعنی حضرت ابو ذرؓ علم میں عبد اللہ بن مسعودؓ کے ہم پلہ تھے۔"

امام ذہبیؒ نے آگے چلکر انکا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو ایک مسئلہ بتلا رہے تھے کہ ان کو قریش کے کسی نوجوان نے ٹوکا کہ امیر المومنین نے آپ کو فتویٰ دینے سے روک دیا ہے پھر کیوں فتوے دیتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا" ارقیب انت علی فوالذی نفسی بیدہ لو وضعتم الصمصامة علی ھذہ واشار الی قفاہ ثم

ظننت انی منفذ کلمة سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل ان تجیزوا علی لانفذتها (تذکرہ ص۱ج۱) کیا تو میرے اوپر محافظ ہے؟ اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگ میری اس جگہ (اپنی گردن کی طرف اشارہ کرکے) پر تلوار کو رکھدو اور مجھے یہ خیال ہو کہ میں نے جو کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسکو گردن کے کٹنے سے پہلے پورا پورا ادا کرسکتا ہوں تو اسکو ضرور ادا کردونگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ روایت حدیث میں اسقدر احتیاط کرتے تھے کہ سال سال بھر گذر جاتا تھا اور انکی زبان سے قال رسول اللہ کا کلمہ نہیں نکلتا تھا۔ جب کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو خوف سے تمام بدن میں رعشہ طاری ہوجاتا تھا حدیث کے الفاظ کو بجنسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے بلکہ بسبیل احتیاط یہ کہدتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے یا اس کے قریب قریب یا اس کے مشابہ فرمایا ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں "کان ممن یتحری فی الاداء ویشدد فی الروایة ویزجر تلامذتہ عن التھاون فی ضبط الالفاظ" (تذکرہ ص۱۳ج۱) یعنی روایت حدیث میں بہت خیال اور احتیاط کرتے تھے اور بڑی سختی کرتے تھے اپنے شاگردوں کو اصل الفاظ حدیث کے ضبط کرنیکی سخت تاکید کرتے تھے اس میں سستی کرنے پر ان کو ڈانٹتے تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ ان کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "یاتی معاذ امام العلماء برتوة" معاذ (قیامت کے دن) تمام علماء سے بقدر ایک بار تیر پھینکنے کے آگے ہونگے"۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا" یا معاذ واللہ انی لاحبك" اے معاذ واللہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں"۔

ابومسلم خولانی کہتے ہیں کہ میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ اس میں قریب تیس صحابہ میانہ عمر موجود ہیں۔ اور ان میں ایک نوجوان ہے جسکی آنکھیں سرگیں دانت نہایت سفید ہیں جو خاموش ہے جب ان لوگوں کو کسی بات میں شبہہ ہوتا تو اس نوجوان سے دریافت کرتے ہیں (میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو) لوگوں نے بتایا کہ یہ معاذ ہیں" حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں فرمایا" من اراد ان یسأل عن الفقہ فلیات معاذا" جس کو فقہ کی بات دریافت کرنا ہو وہ معاذ بن جبلؓ کے پاس جاکر دریافت کرے"۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کے ساتھ یمن کا عامل (نائب) بناکر بھیجا تھا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں کوفہ و بصرہ کے نائب تھے۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ علم چھ شخصوں سے حاصل کیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ۔ علیؓ۔ ابی بن کعب۔ عبداللہ بن مسعود۔ زید بن ثابت۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے" نیز فرماتے ہیں امت کے قاضی چار آدمی ہیں۔ عمر۔ علی۔ زید بن ثابت اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم۔ انھوں نے قرآن کا درس دیا اور لوگوں نے ان سے حدیثیں روایت کیں۔

تابعین کا حدیث سے شغف اور کتابت۔ تابعین کے زمرہ میں بڑی بڑی جلیل القدر مایۂ ناز و قابل فخر ہستیاں گذری ہیں۔ ان لوگوں نے علوم دینیہ تفسیر قرآن اور فقہ وغیرہ صحابہ کرام سے حاصل کیا تھا۔ اور علم حدیث کو بڑے اہتمام و اعتناء اور توجہ خاص سے حاصل کیا تھا۔ اگرچہ اسوقت میں بھی کتابت کا رواج کمتر تھا اور زیادہ تر حافظہ پر اعتماد کرتے تھے

تاہم تابعین کی ایک بڑی جماعت حدیثوں کو قلمبند کرلیا کرتی تھی۔

حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد رشید تھے اور جملہ علوم کو ان سے حاصل کیا تھا یہ حدیثوں کو قلمبند کرلیا کرتے تھے (مسند دارمی) امام ابن شہاب زہری جلیل القدر تابعی اور نہایت ممتاز بہت بڑے عالم اور امام تھے ابوالزناد کا بیان ہے کہ ہم لوگ زہری کے ساتھ علما کے آستانوں کا گشت لگاتے تھے زہری کے ساتھ تختیاں اور بیاضیں ہوتی تھیں وہ جو کچھ سنتے تھے سب کو لکھ لیا کرتے تھے (تذکرہ ص۱۰۳ ج۱)۔ رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے اپنے ایک ماتحت کو لکھ بھیجا کہ وہ مجھ سے ایک حدیث پوچھے۔ رجاء کہتے ہیں کہ اگر وہ میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہوتی تو میں اس کو بھول ہی گیا ہوتا (مسند دارمی) حضرت ابو قلابہ جرمی بڑے ذی علم آدمی تھے ان کے پاس کتابوں کا ذخیرہ تھا ان کا انتقال ملک شام میں ہوا۔ اور انھوں نے وصیت کی کہ کتابیں سب ایوب سختیانی کے پاس بھیجدی جائیں چنانچہ انھوں نے وہاں سے تمام کتابیں منگوائیں وہ ایک اونٹ کا بار تھیں"

حضرت خالد بن معدان ایک عظیم الشان اور مشہور تابعی ہیں ان سے صحاح ستہ میں حدیثیں مروی ہیں۔ ان کے پاس مصحف تھا جسمیں ان کے معلومات قلمبند تھے (تذکرہ ص۸۷ ج۱) حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابو ہریرہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ میں جو کچھ ابو ہریرہ سے سنتا تھا سب کو لکھ لیتا تھا پھر جب میں نے ان سے رخصت ہونا چاہا تو اپنی کتاب ان کے پاس لیگیا اور اسکو پڑھکر ان سے عرض کیا کہ یہ میں نے آپ سے سنا ہے (یعنی اس کے روایت کی مجھے اجازت ہے) بولے ہاں (مسند دارمی) حضرت ثمامہ بن عبداللہ بن انس کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں سے فرماتے تھے کہ تم لوگ اس علم کو (لکھکر) مقید کرلیا کرو (مسند دارمی) عبداللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ حضرت براء بن عازبؓ کے پاس نرسل کے ٹکڑوں پر سے اپنی ہتھیلیوں پر لکھتے تھے (مسند دارمی) مسلم علوی کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ حضرت انسؓ کے پاس ہاتھی دانت کی تختی پر لکھتے تھے (مسند دارمی) اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے پڑھنے اور سیکھنے کا ایسا جذبہ اور شوق تھا کہ اس کیلئے بڑے بڑے دشوار گذار سفر کو بھی آسان سمجھتے تھے طرح طرح کی صعوبتیں اور تکلیفیں اٹھا کر علوم دینیہ سیکھتے تھے چنانچہ حضرت عکرمہ کا (جو ابن عباس کے غلام تھے) بیان ہے کہ میں چالیس برس تک علم تلاش کرتا رہا۔ اور ابن عباس قرآن وحدیث سیکھنے کیلئے میرے پاؤں میں بیڑی ڈالدیتے تھے (تذکرہ ص۹۰ ج۱) حضرت مکحول شامی بڑے نامور محدث اور وسیع العلم تابعی ہیں یہ کہتے ہیں کہ "طفت الارض فی طلب العلم" یعنی طلب علم کیلئے ساری دنیا کا میں نے چکر لگایا۔ خود ان کا یہ بھی مقولہ ہے کہ میں مصر میں آزاد ہوا تو وہاں کے سارے علم کو جمع کیا پھر عراق اور وہاں سے مدینہ آیا اور ان دونوں مقاموں کے تمام علم کو اپنی دانست میں جمع کرلیا۔ پھر ملک شام میں آیا پس اسکو اچھی طرح چھان لیا۔ (تذکرہ ص۱۰۸ ج۱)

حضرت نافع مدنی جو حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام تھے علم کے دریا تھے۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث و سنت کی تعلیم کیلئے اہل مصر کے پاس بھیجا تھا۔ امام بخاری اور دیگر محدثین نے کہا ہے کہ اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر ہے "یعنی یہ سلسلہ اسناد تمام اسنادوں سے صحیح تر ہے" ابن شہاب زہری جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ان کا یہ حال تھا کہ